لاک ڈاؤن کو بتدریج کھولنے کے فیصلے کے حوالے سے ڈاکٹرز کی رائے

پریس کانفرنس

مقررین:

1. پروفیسر محمد افضل میاں، صدر پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما)
2. پروفیسر محمد اشرف نظامی، صدر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور
3. ڈاکٹر طارق میاں، صدر پاکستان اکیڈمی آف فیملی فزیشنز
4. پروفیسر محمد ہارون یوسف، نائب صدر پاکستان سوسائٹی آف گیسٹرو انٹرولوجی
5. ڈاکٹر سلمان حسیب، صدر ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن پنجاب

ملک کے نامور طبی ماہرین نے زور دیا ہے کہ کورونا وائرس سے متعلق موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے جس میں مریضوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران کورونا کیسز میں تین گنا اور اموات میں پانچ گنا اضافہ ہوا۔ اس سے حالات کی سنگینی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ دنیا بھر میں جہاں جہاں کیسز کی تعداد بڑھتی گئی وہاں لاک ڈاؤن کو برقرار رکھا گیا ہے اور اس میں اس وقت نرمی کی گئی جب مریضوں کی تعداد میں کمی دیکھنے میں آئی۔ لیکن پاکستان میں صورتحال اس کے برعکس ہے، ان دنوں میں جب کیسز میں نہایت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، لاک ڈاؤن میں نرمی کا اعلان کیا گیا ہے۔

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ:

- سرکاری و نجی ہسپتالوں میں مریضوں کی زیادہ تعداد کے باعث انتہائی نگہداشت اور آئیسولیشن بیڈز پر دستیاب جگہیں محدود تر ہوتی جا رہی ہیں۔
- آئیسولیشن کے لیے مختص سینٹرز میں مریضوں کو سہولیات کی عدم دستیابی کا سامنا ہے۔
- انتہائی نگہداشت والے مریضوں کی مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد کی دیکھ بھال کے لیے سہولیات اور تربیت یافتہ عملہ دستیاب نہیں ہے۔
- محدود سرگرمیوں کے لیے ایس او پیز کا گزشتہ چند ہفتوں میں کوئی چیک دیکھنے میں نہیں آیا اور نہ ہی آئندہ اس کی توقع ہے۔
- لاک ڈاؤن سے معاشی مشکلات کا احساس قابل توجہ ہے لیکن اس کا یہ حل نہیں ہے کہ غریب عوام کو بیماری کے اضافہ بوجھ سے بھی دوچار کر دیا جائے۔
- حکومت کی جانب سے کوئی میکنزم نہ ہونے کے باعث عام آدمی کو کورونا کے نامزد ہسپتالوں میں جگہ کی تلاش کے حوالے سے مشکلات کا سامنا ہے۔
- ڈاکٹرز اور طبی خدمات انجام دینے والے ورکرز کی بڑی تعداد کورونا وائرس سے متاثر ہو رہی ہے۔

ایسی صورتحال پر پاکستان کے طبی ماہرین تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ:

1. لاک ڈاؤن کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے جب تک کورونا کیسز کی تعداد میں کمی واقع نہ ہو۔
2. اگر حکومت ایس او پیز کے ذریعے لاک ڈاؤن میں کمی کا فیصلہ کرتی ہے تو ان پر عمل درآمد کی پوری ذمہ داری بھی حکومت کو لینی چاہیے۔ محض شہریوں پر چھوڑ دینے سے اس کے مثبت نتائج نکلنے کے امکانات انتہائی کم ہیں کیونکہ ہماری عام آبادی میں عمومی نظم وضبط وڈسپلن کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔
3. تمام شہروں میں حکومت کی جانب سے سینٹرل ہیلپ لائن ہونی چاہیے جہاں سے بیمار افراد کی رہنمائی ہو کیونکہ کورونا تشخیص کے نامزد ہسپتالوں کے حوالے سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔
4. صحت کی دیکھ بھال کرنے والے ورکرز اور ڈاکٹرز کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کٹس کی قلت کو دور کرنا حکومتی ذمہ داری ہے۔ تمام ہیلتھ کیئر ورکرز کی لازمی سکریننگ یقینی بنائی جائے۔ ان کی تنخواہیں کاٹنا ناقابل قبول ہے۔ کورونا میں مبتلا ہیلتھ کیئر ورکرز کے لیے بھی اضافی مراعات کا اعلان کیا جانا چاہیے۔
5. عوام کو چاہیے کہ وہ لاک ڈاؤن میں نرمی کے باوجود صرف اشد ضرورت کے وقت باہر نکلیں۔ ماسک کا استعمال کریں، ایک دوسرے سے فاصلہ رکھیں، ہجوم والی جگہوں پر جانے سے گزیر کریں اور ہاتھوں کو مسلسل صابن سے دھونے کا عمل جاری رکھیں۔

برائے رابطہ:

عبدالودود

مرکزی میڈیا کوآرڈی نیٹر

پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما)

03325564935